——— ادارۂ الحق

قادیانیت اور بہائیت — کے وکیلوں کی مجلس میں

مرزا قادیانی اور مقام تجدید
ایڈیٹر تحریک جدید ربوہ کی خود فریبی یا خوش فہمی

ایڈیٹر تحریک جدید ربوہ، مدیر الحق کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:
الحق جلد ۱۱ کے پہلے شمارہ میں "مسلک دیوبند کا تحفظ" خاص تفصیلی مضمون ہے۔ پڑھا تو میں نے سارا ہے۔ لیکن اس کے ایک حصہ نے خاص طور پر میری توجہ کو اپنی طرف کھینچا ہے۔ اگر زحمت نہ ہو تو آپ بھی میری بات کو غور سے پڑھیں۔ مضمون کے جس حصہ کیطرف میں نے اشارہ کیا ہے وہ ہے "دارالعلوم دیوبند کی شان مجددیت" اس عنوان کے تحت لکھا ہے۔ "ہر ایک صدی میں کوئی نہ کوئی مجدد آئے گا جو دین کو نکھارے گا، عقائد اعمال اور کلیات دین میں لوگ جو فرق اور خرابی ڈالیں گے۔ مجدد ہر صدی میں آکر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ الگ کر دے گا۔"

گویا مجدد رائج الوقت باتوں میں سے کئی ایک سے اختلاف کریں گے۔ آخر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی جو کرنا ہوا۔ لیکن اگر اس نے پانی کو الگ کیا، اور علماء نے شور مچا دیا کہ یہ بھی دودھ ہی ہے تو پھر کیا ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ مجدد آتا ہی لوگوں کی غلطیوں کو درست کرتا ہے تو علماء کا طبقہ شور مچا دیتا ہے۔ بہرحال چونکہ مجدد اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہوتا ہے۔ علماء شور مچاتے رہتے ہیں اور بات مجدد ہی کی مانی جاتی ہے اور آہستہ آہستہ وہ مقصد جس کے لئے اللہ تعالیٰ اُسے بھیجتا ہے۔ وہ پورا ہو کر رہتا ہے۔

بالکل اسی طرح کا شور علماء نے حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف مچایا ہے۔ لیکن ہوگا وہی کچھ جو خدا نے مجددین کے بھیجنے کے ساتھ مقدر کر دکھایا ہے۔ —— کیا خیال ہے آپ کا۔؟

(نسیم سیفی)

الحق | جناب سیفی صاحب! آپ نے خط لکھا پھر ادھر سے خاموشی دیکھ کر اپنے خط کو بظاہر اپنے حریف لاہوری جماعت کے آرگن میں شائع بھی کرا دیا۔ تعجب ہے کہ مجددیت کی بات کہیں بھی دیکھ کر آپ حضرات کے منہ میں پانی آجاتا ہے اور رگ حمیت پھڑک اٹھتی ہے۔ مجدد اور تجدید دین کے مسئلہ سے کس نے انکار کیا ہے؟ مگر آپ لوگ

کسی ایک نقطہ اور دعویٰ پر تو ٹھہر جائیں تب بات کی جائے۔

مجدّد نہ تو مسیح موعود بنتا ہے نہ رسول اور نبی ہونے کے دعادی کا ذبہ کرتا ہے نہ ظل اور بروز کے چکروں میں پڑتا ہے۔ نہ نبوت ورسالت کے اوہام ہیں۔ مجدد کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ اپنے شان اور منصب تجدید سے آگاہ ہو کجا کہ اسکی ساری زندگی دعادیٔ باطلہ اور تاویلات میں گذر جائے، پھر مجدد نہ تو دین میں نسخ کرتا ہے نہ نئی تشریح ——.

یہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کی بھی خوب کہی۔ مجدّد اطاعت انگریز کو دودھ نہیں کہتا نہ وہ قطعی عقیدۂ جہاد کو پانی سمجھ کر شریعت سے الگ کرتا ہے وہ نصوص قطعیہ اور کتاب وسنت پر تجدید کی آری نہیں چلاتا۔ مجدد عزیمت و استقامت اور صبر وشجاعت کا ایک کوہ گراں ہوتا ہے۔ کفر اہل کفر اور طاغوتی حکمرانوں کا خوشامدی، قصیدہ گو اور ٹوڈی نہیں ہوتا۔ مجدّد کا کردار ایک آئیڈیل ہوتا ہے۔ وہ نامحرم خواتین، اور ٹانک وائن کا اسیر نہیں ہوتا۔ مگر یہ باتیں کس سے کی جائیں۔ آپ مرزا کو مجدد بھی سمجھتے ہیں اور رسول بھی اور چاہیں تو تشریعی بھی ضرورت نہ ہو تو غیر تشریعی بھی دجل وتلبیس کا لبادہ اتار دیجئے تو دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ ہم مجددیت تو کیا عام انسانی معیار پر بھی جانچنے کے لئے تیار ہیں۔ باقی دودھ کا دودھ والا محاورہ تو وہ تو اس امت کے دجالین کذابین کے بارہ میں بہت پہلے شارع علیہ السلام فرما چکے ہیں اور اب تو تاریخ بھی اس پر اپنی مہر ثبت کر چکی ہے۔ وھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔

یہ مباھلے کے مریض | جامعہ احمدیہ ربوہ کے ماسٹر عطا محمد صاحب، ایڈیٹر الحق کے نام حسب معمول "تبلیغ وانذار" سے کام لینے کے بعد لکھتے ہیں، "مجھے یہی محسوس ہوتا ہے کہ آپ، دن رات، چلتے پھرتے سوتے جاگتے اسی غلجان میں غرق رہتے ہیں کہ کیسطرح مرزائیوں کا روئے زمین سے صفایا ہو جائے ——— اگر آپ اپنی تحریروں میں مخلص ہیں تو آئیے! ہمارے جامعہ میں کم ازکم بیس اساتذہ ہیں۔ آپ اپنے جامعہ کے بیس استاد دیکر ہم سے مباہلہ کرلیں اگر آپ رضامند ہیں تو جلدی واپسی جواب دیکر شرائط طے کرلیں کہ روز روز کا جھگڑا ختم کریں۔"

الحق | ماسٹر صاحب! واقعی آپ لوگ اپنے جھوٹے نبی کے سچے امتی ہیں۔ جس متنبیٔ کذاب کو عمر بھر اپنی پیشنگوئیوں کو جھوٹا ہوتے دیکھ کر بھی نصیحت نہ ہوئی۔ اور جو پھر بھی مباھلے پر مباھلہ کی دعوتیں دیتا چلا آرہا تھا۔ یہاں تک کہ ایک کافر مسیحی، آتھم کی تمنائے موت میں اس نے قادیان میں کہرام برپا کر دیا اور اندھے کنوئیں میں کنکر پھینکے پھینکوائے مگر مسیحی سرخرو ہوکر زندہ رہا اور وہ روسیاہ ہوئے۔ قاضی ثناء اللہ امرتسری کی موت اور مباہلوں کی حسرتیں فضیحت میں اضافہ کا باعث بنیں اور محمدی بیگم مرحومہ ہائے کس موقعہ پہ یاد آئیں اور پھر اپنے "خلیفۃ المسیح" مرزا بشیر الدین محمود کے سیاہ کردار اور کرتوت کے بارہ میں کمالات محمودیہ کے مباہلے در مباہلے ——— یہ مباہلوں کی دعوت اور پھر نصف صدی سے زائد رسوائیاں ——— مگر شرم تم کو مگر نہیں آتی ——— واقعی جب ہدایت کے سارے راستے بند ہو جائیں تو انسان ایک بے حیا حیوان بن کر رہ جاتا ہے۔ مرزائیت

پرمزاق اور یزدان کے علاوہ مباہلوں کی بیماری بھی ہر دور میں طاری رہی ہے۔

بہائیت۔ اعتراف یا انکار؟ کراچی سے ایک بہائی دوست رحمان ہندی صاحب کا خط جس کا جواب قوسین ( ) میں ہے۔ نقشِ آغاز میں بہائیت کے بارہ میں آپ کی تحریر کا جواب تو محفل روحانی ملی ہی دے سکتی ہے۔ مگر اتنا عرض ہے کہ—— بہائی کسی سابقہ دین کا فرقہ نہیں ایک الگ مستقل دین ہے۔ (ہم نے کب کہا ہے کہ یہ کوئی اسلامی فرقہ ہے، البتہ مسلمانوں میں رہتے ہوئے اسلام دشمن حرکتوں کا نوٹس لیا ہے۔ الحق) اس دین کو برطانیہ اور یہودیوں کی کوئی خاص مدد۔ (پہلے عام مدد کی تفصیل تبلا دیجئے۔ الحق) نہیں ملی حضرت عبدالبہا عباس آفندی کو سر کا خطاب ملا تھا، وہ آپ نے وصول نہ کیا اور آپ کیطرف سے ایک احباب نے وصول کیا تھا——

(ماشاء اللہ یہ بھی کوئی کوٹ یا ٹوپی اور پگڑی قسم کی چیز تھی جس کی قبولیت میں نیابت کا پہلی بار علم آپ سے ہوا۔ الحق)

ان کا ہیڈکوارٹر یا ورلڈ سنٹر حیفہ (اسرائیل) میں ہے، اور یہ مشیت الٰہی تھی۔ کیونکہ ظہور حق کرمل کی مقدس چوٹیوں پر ہونا تھا۔ (یہ مشیت الٰہی کا بھی عجب اتفاق ہے، یہی چوٹیاں بیک وقت صیہونیت کے عزائم کی تکمیل کا بھی ذریعہ بنی تھیں یہاں قادیانیوں کو بھی امن کا ٹھکانہ ملنا تھا اور بہائیوں کو بھی عالمی امن کا پرچار کرنا تھا۔ ایسا حسن اتفاق شاید چشمِ فلک نے اس سے قبل نہ دیکھا ہو۔ الحق)

بہاءاللہ نے نبی ہونے کا ہرگز دعویٰ نہیں کیا ان کا دعویٰ تو موعود کل ادیان ہے ہر نبی نے اس کے ظہور کی خبر دی تھی وہ نبأ عظیم ہیں نبی نہیں (ماشاء اللہ موعود اور نبأ عظیم جیسے پابیلیدا میں آپ ظلی اور بروزی حلیفوں کو بھی مات کر گئے ہر نبی کا کام ان کے گن گانا تھا۔ اور یہ اور وہ پھر بھی نبی نہ تھے۔ الحق) یہ معاملہ آپ کا اور قادیانیوں کا ہے وہ جانیں اور آپ۔ (مگر ختمِ نبوت کے آئینی تحفظ اور مفہوم قطعی کے تعین نے ایسے تمام موعودیوں، نبائیوں اور بروزیوں کو ان کا انجام بد دکھا کر حلیف و غمگسار بنا دیا ہے۔ ایک ایسے ہی فرقہ کے سربراہ نے تو لاکھوں روپے رشوت دیکر عالمی سیرت کانگریس کی ایک نشست کی صدارت خرید لی، یہ سب ہذیان و ہیجان کس بات کا غماز ہے۔ الحق) صیہونیت کے ساتھ ان کا گہرا ربط و تعلق نہیں ہے۔ (یہ ربط و تعلق کی گہرائیاں اور طول و عرض اور عمق میں کمی و بیشی بھی آج معلوم ہوئی۔ الحق) امید ہے آپ کی غلط فہمی دور ہو گئی ہو گی اور آپ جواب کو شائع فرماویں گے۔ (جی ہاں! آپ کا خط پڑھ کر حیرانی تھی کہ اسے اعترافات کا نام دیا جائے یا انکار کا۔ الحق)

دیانتداری اور خدمت ہمارا شعار ہے

—— ہم اپنے ہزاروں کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں ——

جنہوں نے

پسٹول مارکہ آٹا استعمال کر کے ہماری حوصلہ افزائی کی ——!

نوشہرہ فلور ملز جی ٹی روڈ نوشہرہ فون ۱۲۶